شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ

حضور تاج الشریعہ کے تبلیغی اسفار

تصنیف:

محمد اسلم رضا قادری اشفاقی

دار النقی

وارث علوم اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، جگر گوشۂ مفسر اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری** رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. WWW.MUFTIAKHTARRAZAKHAN.COM

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

جانشین مفتی اعظم، قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ الشاہ

مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری علیہ الرحمہ

حضور تاج الشریعہ کے تبلیغی اسفار

تصنیف:

محمد اسلم رضا قادری اشفاقی

نام کتاب: حضور تاج الشریعہ کے تبلیغی اسفار

مصنف : محمد اسلم رضا قادری اشفاقی



دعائیہ کلمات

پیکر صبر واستقامت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفۂ مشائخ اہل سنت، سیدنا والد
ماجد حضرت علامہ **مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی**
سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف

الحمدللہ! میرے فرزند عزیز مولانا محمد اسلم رضا قادری اشفاقی سلمہٗ الباری دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور کے فاضل ہیں، اور اللہ رب العزت نے ان کو کئی ایک خوبیوں سے مالا مال کیا ہے۔

زمانۂ طالب علمی سے مضامین ومقالات خوب لکھتے ہیں، ایک درجن سے زائد کتب ورسائل طبع ہوکر اہل علم سے داد وتحسین وصول کر چکے ہیں، برابر لکھتے رہتے ہیں، مولی تعالیٰ مزید خلوص سے کام کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے اور اوقات میں برکت دے اور صحت وعافیت سے رکھے، آمین۔

عزیز نے وارث علوم اعلیٰ حضرت، سیدی حضور تاج الشریعہ، قاضی القضاۃ فی الہند الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری علیہ الرحمہ کے راجستھان کے تبلیغی اسفار کو احباب سے رابطہ کر کے جمع کئے ہیں، کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اہل راجستھان پر کرم فرماتے ہوئے یہاں کتنی بار تشریف لائے اور ہمیں اپنی زیارت وملاقات سے نوازا، ماشاء اللہ راجستھان میں آپ کی خوب آمد ہوئی، میں بھی حضرت کے ساتھ سفر کرنے والوں میں اور آپ کے سفرناموں کو لکھنے والوں میں سے ایک ہوں، حضرت کو کئی بار بریلی شریف جاکر دعوت دینے کا مجھے شرف ملا

ہے، میرے عزیز نے اس بارے میں کافی محنت کی ہے۔
''حضور تاج الشریعہ کے تبلیغی اسفار'' رسالہ کو ایک نظر میں نے بھی دیکھا ہے۔اس میں کافی شہروں کے تبلیغی اسفار کا ذکر آ گیا ہے،اس طرح یہ ایک یادگاری کارنامہ ہے،جس سے حضور تاج الشریعہ کی یادیں تازہ ہوگئی ہیں۔

نام نیک رفتگاں ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

صالحین کے صدقے میں ان کے عقیدت مندوں کا نام بھی یاد رہتا ہے۔قلم کی خدمات پائیدار ہوتی ہیں، یہ رب العالمین کا فضل ہے جسے نوازے،مولی تعالیٰ مشائخ کرام کی عقیدت ومحبت عطا فرمائے آمین۔

سایہ جملہ مشائخ یا خدا ہم کر رہے
رحم فرما آل رحماں مصطفیٰ کے واسطے

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دعا گو: **ولی محمد رضوی**
خادم سنّی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف
۲۵ر شوال المکرم ۱۴۴۷ھ

تقریظ

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا **محمد حنیف خان صاحب قبلہ رضوی**

سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت شیرانی آباد ضلع دیوانہ *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج یکم ذوالقعدہ 1447ھ مطابق 19 اپریل 2026 کو حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کے عرس سراپا قدس میں حاضری کے لیے گھر سے روانہ ہوا تھا کہ شہزادۂ مفتی اعظم باسنی عزیزم مولانا محمد اسلم رضا قادری اشفاقی کا فون آیا کہ میں نے حضور تاج الشریعہ کے تبلیغی اسفار کو قلم بند کیا ہے، آپ ایک نظر ملاحظہ فرمالیں۔ ماشاء اللہ! یہ مژدہ جانفزا سن کر دلی مسرت ہوئی، حضور تاج الشریعہ کے تبلیغی اسفار سے دین وسنیت ومسلک اعلیٰ حضرت کا زبردست فروغ ہوا ہے، راجستھان کے اسفار میں حضور والا کے ساتھ ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا قاضی محمد قاسم صاحب رضوی میڑتہ سیٹی، محافظ مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی جہاں بھی رہتے وہاں یہ خاکسار بھی ہوتا تھا۔ چورو، بیکانیر، کھاجووالا، ناگور شریف، باسنی، شیرانی آباد، میڑتہ سیٹی، سجان گڑھ، لاڈنوں وغیرہ میں حضرت کی ہم رکابی کا شرف حاصل رہا۔ بلاشبہ آپ کے تبلیغی اسفار نے دین وسنیت کے عروج وارتقا میں ایک کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

مولانا محمد اسلم رضا ہماری جماعت کے منجھے منجھائے اور شستہ قلم کار ہیں۔ ازیں قبل بھی آپ کی مطبوعات منظر عام پر آکر داد وتحسین وصول کرچکی ہیں۔ میں اس سفر نامے کی تحقیق وتصنیف پر موصوف کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبولیت عامہ عطا فرمائے آمین۔

محمد حنیف خان رضوی

سنّی تبلیغی جماعت شیرانی آباد

تأثرات

فاضل گرامی حضرت مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

خلیفۂ تاج الشریعہ، مفتیٔ اعظم اُترا کھنڈ
خادم نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اترا کھنڈ

الحمدللہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وخاتم النبیین۔ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین!

فقیہ اسلام، امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ القوی، کی فکر ونظر کے سچے وارث و پاسبان، خانوادہ رضویہ کے چشم و چراغ، داعی اسلام، ناشر مذہب حنفی، مرشد برحق، حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان نور اللہ تعالیٰ مرقدہ، کی ذات گرامی وقار کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔آپ نے اپنی پوری زندگی مذہب ومسلک کی تعلیمات، اسلاف کرام کے افکار ونظریات کی نشر واشاعت اور خدمت خلق میں گزاری۔

مذہب اسلام کی تبلیغ اور تعلیمات اسلام کی تشہیر ونشر واشاعت کے لیے آپ نے ملک وبیرون ملک بے شمار تبلیغی دورے فرمائے۔کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ کے ان تمام تبلیغی اسفار اور دوروں کی روداد جمع ہوجاتی اور اہلِ ذوق فیض یاب ہو پاتے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں شہزادۂ مفتی اعظم باسنی، پیکر علم وعمل، فاضل اجل، حضرت مولانا مفتی محمد اسلم رضا زید اقبالہ، جنہوں نے اس سلسلے کا آغاز کیا ہے یعنی

محترم موصوف نے ملک ہندوستان کے مشہور صوبہ راجستھان کے مختلف شہروں میں حضور تاج الشریعہ قدس سرہٗ کے تبلیغی دوروں کی تفصیلی روداد کتابی شکل میں ''بنام حضور تاج الشریعہ اور راجستھان کے چند تبلیغی اسفار'' ترتیب دی ہے۔

فقیر نے کتاب کو پڑھا تو خوب محظوظ و مستفیض ہوا۔اور امید ہے کہ دیگر قارئین کرام بھی کتاب پڑھتے ہوئے خوب محظوظ وفیض یاب ہوں گے۔یہی نہیں بلکہ کتاب پڑھتے ہوئے انہیں ایسا محسوس ہوگا کہ جیسے تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے ان دَوروں میں انہیں بھی ہم رکابی کا شرف حاصل تھا۔

مرتب موصوف نہایت ہی خوش مزاج وخوش فکر عالم دین ہیں۔لکھنے پڑھنے کا خوب ذوق وشوق ہے۔زیر نظر کتاب کے علاوہ بھی موصوف کی کئی اہم علمی و تحقیقی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں اور عوام وخواص سے داد و تحسین وصول کر چکی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل محترم موصوف کی اس مبارک کاوش کو قبول فرمائے اور مقبول عام وخاص فرمائے۔ اور انہیں دینی و دُنیوی ترقیوں اور کامیابیوں سے ہم کنار فرمائے۔علم وعمل،حلم وعمر میں برکتیں عطا فرمائے اور اقبال بلند فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ الصلوٰت والتسلیم۔

احقر العباد:۔**محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی** غفرلہ ولوالدیہ

خادم نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

مورخہ ۲۶/شوال المکرم ۱۴۴۷ھ۔بروز چہار شنبہ

محفل انجم میں اختر دوسرا ملتا نہیں

از: مولانا محمد اسلم رضا قادری اشفاقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے علمی وفقہی وتبلیغی اسفار کی تاریخ وسیع ہے، آپ تنہا سفر نہیں کرتے بلکہ ایک کارواں پا بہ رکاب نظر آتا، جس طرف تشریف لے جاتے، تائید غیبی، نصرت ربی کے نظارے نظر آتے، دیوانوں کا سیلاب اُمنڈ پڑتا، ہر طرف شہرہ ہو جاتا، اہل علم، ارباب دانش توجہ لگا لیتے، میں نے آج تک کوئی ایسی شخصیت نہیں دیکھی جس کے القابات وخطابات بھی حالات وکوائف کے اعتبار سے حقائق پر مبنی ہوتے نظر آئے، پہلے آپ ''ازہری میاں''، پھر ''جانشین مفتی اعظم''، بعدہٗ ''قاضی القضاۃ فی الہند'' اور سب سے شہرت یافتہ اور تاریخی جو لقب ہوا وہ ''حضور تاج الشریعہ'' ہے۔

آپ نے ملک وبیرون ملک متعدد سفر فرمائے، ان کی ایک لمبی داستان ہے، راقم سطور نے صرف صوبہ راجستھان کے تبلیغی دوروں کو جمع کرنے کی سعیٔ بلیغ کی ہے، جس میں آپ پڑھیں گے کہ 25 مقامات پر آپ 71 بار تشریف لائے، یہ ایک میرا اندازہ ہے مزید بھی ہو سکتے ہیں، جو جتنی کوشش کرے گا اتنے ہی گوہر مراد حاصل کرے گا اور اس کی معلومات میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ میں نے اجمیر شریف کے دَوروں کو شمار نہیں کیا ہے، کیوں کہ وہ تو بے شمار ہیں۔

حالانکہ یہ ساری تفصیلات میں نے ماہر رضویات حضرت مولانا مفتی محمد حنیف صاحب رضوی بریلوی، بانی امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف کے حکم پر ''جہانِ تاج الشریعہ'' کے لیے جمع کی تھیں، لیکن اس میں شائع نہ ہوکر ''نقوشِ تاج الشریعہ'' میں شامل ہوکر آپ کے عرسِ چہلم ہی پر اشاعت پذیر ہوچکی ہیں، لیکن چند ایام قبل میں نے ارادہ کیا کہ یہ دونوں کتابیں ضخیم ہیں، جن تک ہر ایک کی رسائی مشکل ہے، لہٰذا اسی میں حذف واضافہ کرکے ''آٹھویں عرس تاج الشریعہ'' پر طبع کرکے آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کردیا جائے۔ بس وہی تھوڑی خدمت لے کر حاضر ہوا ہوں، امید کہ پڑھ کر دعاؤں سے ضرور نوازیں گے۔

میرے والد صاحب قبلہ مفتیٔ اعظم باسنی حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی اور مفتی اعظم اُتراکھنڈ گرامی وقار حضرت مولانا مفتی ذوالفقار علی نعیمی صاحب کے دعائیہ اور تاثراتی کلمات بھی زینت کتاب ہیں، ان شاء اللہ! یہ کتاب آپ کو ضرور پسند آئے گی، دوسرے صوبے والوں کے لیے بھی رہنما ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اولاد واقارب کو فیضان اعلیٰ حضرت وفیضان تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے مالا مال فرمائے، آخر دم تک دین وسنیت ومسلک اعلیٰ حضرت کی تحریری وتقریری خدمات انجام دینے کی توفیق وہمت مرحمت فرمائے، یہ کتاب میں میری والدہ ماجدہ مرحومہ حجن بانو کے نام کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر درجات بلند فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

محمد اسلم رضا قادری اشفاقی

صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ، صدر بازار، باسنی، ناگور شریف

۲۶ر شوال المکرم ۱۴۴۷ھ/ مطابق ۱۵ر پریل ۲۰۲۶ء

حضور تاج الشریعہ کے تبلیغی اسفار

وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، قاضی القضاۃ فی الھند، حضور تاج الشریعہ، حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری برکاتی ازہری علیہ الرحمہ [وصال: ۵؍ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰؍ جولائی ۲۰۱۸ بروز جمعہ] خانوادۂ رضویہ کے ایک عظیم چشم و چراغ تھے، جن کے وصال پُرملال سے پورا جہانِ سنیت سوگوار نظر آ رہا ہے۔ ہر چہرہ کبیدہ خاطر، ہر شخص گہرے فکر و رنج میں مبتلا دکھائی دے رہا ہے۔ آپ نے اپنی حیاتِ مستعار کا طویل زمانہ دعوت و تبلیغ میں صرف فرما کر دین و سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت فرماتے ہوئے عوام اہل سنت کے ایمان و عقیدے کی حفاظت فرمائی۔ اور انہیں بدعقیدگی کے فریب اور دھوکے سے بچایا۔

یہ بات بالکل حق ہے کہ جو شخص بھی آپ کے سلسلۂ بیعت سے منسلک ہو جاتا، اُس کا ایمان و عقیدہ اور عشقِ رسول مضبوط و مستحکم ہو جاتا تھا۔ جہاں بھی تشریف لے جاتے، اہلِ عقیدت، مریدین و معتقدین گھنٹوں گھنٹوں پاؤں پر کھڑے رہتے تھے۔ ایسی خداداد مقبولیت کہ اہلِ علم و سیاست بھی ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بیتاب رہتے تھے۔ جس جگہ تشریف آوری ہوتی دیوانوں کا ایک جم غفیر آپ کے دیدار کا مشتاق نظر آتا تھا، اور خلقِ خدا کا انبوہِ کثیر جمع ہو جایا کرتا تھا۔

آپ نے عالَم اسلام کے کثیر در کثیر تبلیغی سفر فرمائے۔ عرب، مصر، شام، لبنان، سری لنکا، دُبئی، شارجہ، کینیڈا، پاکستان، امریکہ، افریقہ، یورپ وغیرہ کے سیکڑوں اسفار کیے۔ پوری دنیا میں آپ کے اہلِ عقیدت و محبت، اربابِ بیعت و ارادت پائے جاتے ہیں۔

مقبولیتِ عامہ:

علم وتقویٰ، زہدوورع، اخلاق وکردار کی پاکیزگی نے آپ کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی تھی، کہ جو کوئی آپ کی ایک بار زیارت کرلیتا وہ ہمیشہ کے لیے آپ کا دیوانہ ہو جاتا۔ علمی فضل وکمال تو مسلَّم ہے، آپ کا حسن و جمال، خوش اخلاقی بھی کتنوں کو اپنا اسیر بنائے ہوئے تھا۔ خانوادۂ رضا میں آپ کو جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ اپنی مثال آپ ہے۔

جہاں آپ نے اپنی علمی وروحانی برکتوں سے ہندستان کے دیگر صوبوں کو فیض یاب فرمایا، وہیں اہلِ راجستھان کو بھی آپ نے کئی بار اپنی زیارت وبرکت و صحبت و ملاقات سے مالا مال فرمایا۔ ذیل کی سطور میں ایک مختصر خاکہ اور رپورٹ آپ کے تبلیغی اسفار کی پیش کرتا ہوں، جو صرف راجستھان سے متعلق ہے۔ یہاں میں نے انہیں تبلیغی اسفار کو شامل کیا ہے جن تک میری رسائی ہو سکی، ورنہ اُن کے علاوہ اور بھی کسی ضلع میں آپ کی آمدورفت کا سلسلہ ممکن ہو، رہا ہو گا۔ لہٰذا اہلِ علم اس مضمون کو اسی حساب سے مطالعہ کریں کہ یہاں میں نے اپنی معلومات کی حد تک سفرنامہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کوئی یہ نا سمجھے کہ حضرت ہمارے یہاں بھی فلاں سن میں تشریف لائے تھے اور آپ نے ہمارے یہاں کا تبلیغی سفرنامہ کیوں تحریر نہیں کیا۔ میں اس بارے میں پیشگی معذرت خواہ ہوں، کیوں کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مضمون چھپنے کے بعد لوگ شکایت کرتے ہیں کہ آپ نے ہمارے یہاں کے بارے میں نہیں لکھا۔

دوسری بات یہ بھی ذکر کردوں کہ جو جو واقعات وکرامات میں نے اپنے اس مضمون میں ذکر کی ہیں وہ بذریعہ فون معلوم ہوئی ہیں، یا راوی کی روایت کے

ساتھ اس کا نام بھی ذکر کر دیا ہے، تا کہ بات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور میں نے جہاں جہاں علما وائمہ اور دیگر دانشور حضرات سے رابطہ کر کے یہ مضمون قلم بند کیا ہے، ان کے کال ریکارڈ میرے پاس بطور ثبوت موجود ہیں۔ المختصر! ایمان داری اور دیانت داری کے ساتھ اس مضمون کو لکھا گیا ہے، کوئی شخص ہرگز یہ نا سمجھے کہ صرف محبت ہی میں سب کچھ لکھ دیا گیا ہے۔

اسفارِ تاج الشریعہ کی اہمیت:

حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے اسفار بھی بڑے اہم ہوتے تھے، اسفار میں ارشاد و ہدایت کے ساتھ اکثر تصنیفی و تحقیقی کام فرمایا کرتے تھے۔ جب جہاں وقت ملتا اُسی حساب سے تصنیف و تالیف کا کام ہوتا رہتا تھا۔ اس لیے بعض اسفار کی رپورٹ میں کسی تصنیف و تالیف کا بھی ذکر آئے گا۔ کیوں کہ اہل علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو اکثر سفر کا سابقہ پڑتا رہتا تھا، اور دورِ اخیر میں تو تصنیف و تالیف و تراجمِ کتب کا سارا کام سفر ہی میں ہوا کرتا تھا۔ نازشِ ملت حضرت مولانا مفتی شعیب رضا نعیمی صاحب، اور محب مکرم حضرت مولانا عاشق حسین صاحب رضوی کشمیری کے آنے کے بعد اس کام میں بڑی تیزی آئی تھی، کئی دفعہ دیکھا گیا کہ موصوف حضرت کو عربی عبارت سناتے تھے اور حضورتاج الشریعہ فی البدیہی اس کا ترجمہ فرما دیا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی اردو عبارت حضرت کو سنائی جاتی، فوراً حضورتاج الشریعہ اس کی تعریب فرما دیتے تھے۔ یہ خداداد صلاحیت تھی، جس کا نظارہ سفر و حضر کے اندر پل پل میں ہوتا تھا۔ دیکھنے والے، سننے والے سنتے ہی رہ جاتے، اور یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے کہ اس طرح اردو کی عربی، عربی کی اردو فرمانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ کیوں کہ کسی بھی کتاب کا ترجمہ کرنا بڑا مشکل اور ادق مسئلہ ہوتا ہے، یہ تو وہی جانتا ہے جس

کا کبھی سابقہ پڑا ہو، ایک کتاب کا ترجمہ کرنے کے لیے کئی کتابوں سے مدد لینی پڑتی ہے، اور لغات و ڈکشنری کو سامنے رکھنا پڑتا ہے تاکہ کسی مشکل لفظ کا ترجمہ موقع ومحل اور محاورات کے حساب سے کیا ہوتا ہے، اس کا صحیح حال معلوم ہو جائے۔

راجستھان میں آمد:

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ درج ذیل راجستھان کے مختلف اضلاع میں کئی بار تشریف لائے۔ اجمیر شریف، جے پور، اودے پور، فتح پور، چتوڑ گڑھ، بوندی، کوٹہ، بھیلواڑہ، بانسواڑہ، بیکانیر، چورو، ناگور شریف، جودھ پور، پالی، مکرانہ، باسنی، گمھاری، گھڑسانہ، کھاجووالا، میڑتہ سِٹی، باسنی، شیرانی آباد، سجان گڑھ، لاڈنوں، ہرسور، گووند گڑھ وغیرہم۔ تمام اضلاع کی تفصیلات میں نہ جاکر صرف چند مقامات کی مختصر رپورٹ پیش کرنے کی کوشش کروں گا، کیوں کہ ہر جگہ لوگوں کو یاد نہیں رہتا کہ حضرت ہمارے یہاں کس سن میں تشریف لائے تھے۔ راجستھان کے اکثر مقامات میں میرے والد ماجد مفتی اعظم باسنی، خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی مدظلہ العالی، سربراہِ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف اور ناشر مسلکِ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا قاضی محمد قاسم صاحب عثمانی رضوی نوری علیہ الرحمہ، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے ساتھ رہتے تھے یا پھر سفر کے بارے میں پوری معلومات رکھتے تھے، اور حضرت کے پروگرام کی مکمل تفصیل آپ حضرات ہی کو اچھی طرح معلوم ہوتی تھی کہ حضرت کہاں سے کہاں تک جائیں گے اور کتنے ایام قیام رہے گا۔

اجمیر شریف آمد:

حضور تاج الشریعہ نے دربار خواجہ غریب نواز میں متعدد بار حاضری دی۔

عرس کے موقع پر بھی بارہا حاضری ہوئی، جس وقت آپ حاضری کے لیے جاتے، دیوانوں کا ایک سیلاب ساتھ میں ہوتا تھا۔ دربارِ غریب نواز میں آپ کی حاضری بھی تاریخ ساز ہوا کرتی تھی۔ چادر کا جلوس لے کر جاتے تھے۔ بڑے ہی اداب و احترام کے ساتھ، نعت و منقبتِ غریب نواز کے اشعار گنگناتے ہوئے یہ قافلہ آستانۂ غریب نواز پر حاضر ہوتا تھا۔ خانوادۂ رضویہ کو حضور سلطان الہند خواجہ غریب نواز چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑی گہری عقیدت و محبت رہی ہے، حضور اعلیٰ حضرت، علامہ حسن رضا، حضور حجۃ الاسلام، حضور مفتی اعظم ہند، حضور مفسر اعظم ہند، حضور ریحان ملت وغیرہم اور پھر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے متعدد بار آستانۂ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر والہانہ حاضری دی، تاریخ میں یہ سب باتیں محفوظ ہیں۔ شہزادۂ غریب نواز حضرت سید فرقان احمد صاحب چشتی ''رضوی منزل'' کے خانوادہ سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے خانوادہ کے گہرے مراسم و تعلقات رہے ہیں۔ شہزادۂ غریب نواز حضرت مولانا سید سلطان الحسن صاحب چشتی (گدی نشین درگاہ شریف) نے راقم کو بتایا کہ حضور تاج الشریعہ اس فقیر چشتی کی یادداشت کے مطابق کئی مرتبہ عرس کی تقریبات میں تشریف لائے، آپ کے ساتھ دیوانوں کا ایک سیلاب ہوا کرتا تھا۔

کوٹہ، راجستھان میں آمد:

کوٹہ راجستھان میں حضور تاج الشریعہ ۴ر مرتبہ تشریف لائے۔ پہلی مرتبہ ۱۹۷۸ء کے اندر دارالعلوم رضویہ کھیتون کے سالانہ اجلاس میں آپ کی آمد ہوئی۔ اس دارالعلوم کی بنیاد حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے رکھی تھی۔

دوسری مرتبہ ۱۹۸۲ء میں ''مفتی اعظم ہند کانفرنس'' گھنٹہ گھر کوٹہ میں آپ کی

تشریف آوری ہوئی، جس میں ہندوستان کے اکابر علما وسادات موجود تھے، بالخصوص حضور مجاہد دوراں حضرت علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب اشرفی کچھوچھہ شریف، مفتی اعظم کانپور حضرت علامہ رفاقت حسین شاہ صاحب کانپور علیہ الرحمہ، حضور مفتی اعظم راجستھان علامہ مفتی محمد اشفاق حسین نعیمی علیہ الرحمہ، حضرت علامہ چمن قادری علیہ الرحمہ، حضرت علامہ مفتی شیر محمد خاں صاحب قبلہ رضوی، حضرت علامہ ظہور احمد اشرفی باسنی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی باسنی، حضرت مولانا ابوبکر صاحب اشرفی باسنی وغیرہم۔ اسی کانفرنس میں حضور تاج الشریعہ نے سنّی تبلیغی جماعت باسنی کی خدمات کو پسند کیا اور حضرت مولانا ظہور احمد صاحب کی حوصلہ افزائی فرمائی تھی، سیکڑوں حضرات داخلِ سلسلہ بھی ہوئے تھے۔ یہ کانفرنس حضرت مولانا فضل حق صاحب قادری کی مساعیٔ جمیلہ سے منعقد ہوئی تھی، جو کوٹہ کی سرزمین پر تاریخ ساز کانفرنس تھی۔ [بروایت: حضرت مولانا فضل حق قادری کوٹہ]

تیسری مرتبہ: ۱۶/اگست ۱۹۹۴ء کو اپنے بھانجے داماد کے یہاں حضور تاج الشریعہ کی کوٹہ آمد ہوئی۔ اسی وقت آپ نے جامعہ قادریہ رضویہ کا سنگ بنیاد بھی رکھا تھا، سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ ہوئے تھے۔

چوتھی مرتبہ: ۱۹۹۸ء میں جناب عرفان غوری صاحب کی ہوٹل کے افتتاح میں حضور تاج الشریعہ کی کوٹہ آمد ہوئی تھی۔ حضرت مولانا فضل حق صاحب قادری کے گھر پر قیام فرمایا، مولانا صاحب کی عیادت کی، دعاؤں سے نوازا، اسی وقت مولانا صاحب حضرت سے طالب بھی ہوئے تھے۔

بوندی، کوٹہ راجستھان:

حضور تاج الشریعہ کی ۱۹۹۲ء میں بوندی آمد ہوئی تھی، قضاۃ کے مسئلے کے

سلسلے میں۔ اور اسی وقت حضرت مولانا چمن قادری صاحب نے ''مفتی اعظم کانفرنس'' بھی رکھی تھی، جس میں کثیر علما و خطبا شریک ہوئے تھے، ہزاروں کی تعداد میں مجمع تھا، سیکڑوں حضرات داخلِ سلسلہ بھی ہوئے تھے۔

[بروایت: حضرت مولانا فضل حق صاحب قادری کوٹہ]

باسنی، ضلع ناگور شریف آمد:

باسنی میں حضور تاج الشریعہ کی ۸ر مرتبہ آمد ہوئی، جس کی کچھ تفصیلات ذیل میں تحریر کی جاتی ہیں۔

۱۹۸۴ء میں پہلی بار حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی روحل شریف ہوتے ہوئے مغرب سے کچھ قبل باسنی آمد ہوئی، والد ماجد حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی نے حضرت کو مدعو کرنے کے لیے اس وقت حضرت قاضی قاسم رضوی نوری کے ساتھ رہ کر بڑی قربانیاں پیش فرمائی تھیں، تب جا کر یہ تاریخ منظور ہوئی تھی، جب حضرت پہلی بار باسنی تشریف لائے تو سیکڑوں حضرات آپ کے دست حق پرست پر سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ میں داخل ہوئے، اس وقت (مرحوم) حاجی انور حسن صاحب چھاؤنی والے کے گھر پر حضرت کا قیام تھا۔

۱۹۹۰ء میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ، محترم الحاج محمد صدیق حسین والے کی پُرخلوص دعوت اور والد ماجد حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی کی کوششوں سے دوسری بار باسنی تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ حضرت ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب تھے۔ مدینہ مسجد کے پاس شان دار پروگرام ہوا تھا، جس میں حضور مفتی اعظم راجستھان علیہ الرحمہ بھی موجود تھے، ہزاروں حضرات سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ میں داخل ہوئے، آپ نے اپنا نیا کلام ''مصطفائے ذات یکتا آپ

ہیں'' پیش کیا تھا۔ (بروایت: حضرت مولانا حافظ سردار احمد صاحب رضوی باسنی)

۱۹۹۲ء میں تیسری بار جب حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی باسنی آمد ہوئی تو آپ نے مکہ مسجد کا جمعہ کی نماز پڑھا کر افتتاح فرمایا۔ صوفیہ ہاسپیٹل کا سنگ بنیاد رکھا، اور مدرسہ اہل سنت غوثیہ کلا جماعت خانہ میں ختم کلام اللہ کی مجلس میں شرکت فرمائی اور دعا کی، اُس وقت حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمہ، جناب الحاج محمد فاروق صاحب رضوی کی دعوتِ پُرخلوص پر اور حضرت مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی کی کوششوں سے تشریف لائے تھے۔

۱۷، ربیع النور ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۶ء کو حضورتاج الشریعہ کی چوتھی بار باسنی میں آمد ہوئی۔ اہلِ باسنی نے آپ کا شان دار استقبال کیا، لوگ اپنے گھروں سے نکل پڑے، سیکڑوں گاڑیوں، موٹر سائیکلوں پر مشتمل یہ قافلہ فلک شگاف نعروں کے ساتھ نمازِ مغرب سے کچھ پہلے باسنی میں داخل ہوا، مغرب کی نماز حضورتاج الشریعہ نے جامع مسجد میں پڑھائی، تمام حضرات دست بوسی و زیارت کے لیے بیتاب نظر آرہے تھے، کثیر حضرات سلسلۂ ارادت میں داخل ہوئے، دو دن تک باسنی میں آپ کا قیام رہا۔ درگاہ آقا شہید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بعد نمازِ عشا شان دار پروگرام ہوا، اس پروگرام میں حضور مفتی اعظم راجستھان بھی موجود تھے، آپ نے حضور سرکار اعلیٰ حضرت کی حیاتِ طیبہ پر روشنی ڈالی اور زبردست بیان فرمایا۔ پورا باسنی حضرت کی زیارت و نصیحت کو سننے کے لیے امنڈ پڑا تھا، خواتین کے لیے بھی انتظام کیا گیا تھا۔ آپ کے اس پروگرام کو اسپیکروں کے ذریعے بھی نشر کیا گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت نے اپنا کلام ''نظر پہ کسی کی نظر ہو رہی ہے'' پیش کیا تھا۔ بعدہٗ مختصر خطاب بھی فرمایا، جس میں آپ نے خاص طور پر فرمایا: مسلک اہلِ سنت

ہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے، اس کا عقیدہ وہی ہے جو سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تھا'' صلوٰۃ وسلام کے بعد سیکڑوں حضرات مرید ہوئے، قیام گاہ پر تشریف لے جانے سے قبل آپ نے مدینہ مسجد کے پاس ''**امام احمد رضا چوک**'' کا افتتاح بھی فرمایا تھا۔

۱۸/تاریخ کو دوپہر کے وقت آپ کمہاری تشریف لے گئے جہاں اہلِ کمہاری نے حضور تاج الشریعہ کا پرتپاک استقبال کیا، جامع مسجد کمہاری میں سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ ہوئے۔ وہاں سے دارالعلوم فیضان اشرف باسنی تشریف لائے۔ یہاں پر اساتذہ وطلبہ نے حضور تاج الشریعہ کا شان دار استقبال کیا۔ مغرب کی نماز بڑی مسجد باسنی میں پڑھائی۔ کئی حضرات سلسلہ میں داخل ہوئے، بعدہٗ مدرسہ اشفاقیہ بڑی مسجد کا حضور تاج الشریعہ اور حضور مفتی اعظم راجستھان نے دعا فرما کر افتتاح فرمایا، عشا کی نماز بعد اسی جگہ عظیم الشان پروگرام ہوا جس میں حضور تاج الشریعہ نے اپنے نورانی خطاب سے سامعین کو نوازا، سنی تبلیغی جماعت کی خدمات کو خوب سراہا اور قابل تقلید فرمایا، حضرت مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی کو مبارک باد دی، اور مولانا ابوبکر صاحب کی خدمات سے متاثر ہو کر ان کی دستار بندی بھی فرمائی۔ اُستاذ الشعراء مولانا حسنات احمد ناطق صاحب (مرحوم) نے حضور تاج الشریعہ کی آمد پر ''سپاس نامہ'' بھی پیش کیا تھا، کئی حضرات یہاں بھی سلسلے میں داخل ہوئے، صلوٰۃ وسلام ودعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔''

[رپورٹ: حضرت مولانا حافظ سردار احمد صاحب رضوی، سہ ماہی ''صوفیہ باسنی'' اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۶]

یکم، ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ مطابق ۵، جولائی ۲۰۰۰ء لانبا چوک باسنی۔

سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ ہوئے، بعد نماز عشا شان دار پروگرام منعقد ہوا، اس

پروگرام میں حضور مفتی اعظم راجستھان علیہ الرحمہ بھی بنفس نفیس موجود تھے، آپ نے اپنے بیان میں حضورتاج الشریعہ کا شان دار تعارف کروایا تھا۔ حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے تقریباً ایک گھنٹے تک مسلک اعلیٰ حضرت کی حقانیت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرمایا۔ میری معلومات کے مطابق راجستھان میں حضرت کی یہ سب سے تفصیلی تقریر ہے۔ حضرت کا یہ پُرمغز خطاب برادر گرامی حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقادر رضوی نے اسی سال سنّی تبلیغی جماعت باسنی کے زیر اہتمام اپنی دستارِ فضیلت کے موقع پر شائع فرمایا۔ ۲۰۱۷ء میں جماعت رضائے مصطفی باسنی کی طرف سے اس کی دوبارہ اشاعت ہوئی۔

اس سفر کی مکمل تفصیل والد ماجد خلیفۂ حضورتاج الشریعہ حضرت مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی مدظلہٗ کے قلم حق رقم سے پیش کی جاتی ہے: آپ لکھتے ہیں: میں اور عزیزم عبدالوکیل رضوی میڑتہ سے بریلی شریف پہنچے، مولانا شہاب الدین رضوی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے ہمیں سب سے پہلے ازہری مہمان خانہ (قدیم) پہنچایا، عصر کے وقت حضورتاج الشریعہ رونق افروز ہوئے، سلام ودست بوسی کی سعادت حاصل کی، حضور نے سب سے پہلے خیریت معلوم کی، بعدہٗ عصر کی نماز آپ کی اقتدا میں ادا کی، پھر حضور اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، حجۃ الاسلام، حضور مفتی اعظم ہند علیہم الرحمہ کے مزارات پر پُرسکون حاضری دی، روحانی کیف و سرور حاصل ہوا، بریلی شریف سے ''شہید ایکس پریس'' میں اے سی کوچ، سے ہمارے ٹکٹ مولانا شہاب الدین صاحب نے بنوالیے تھے، صبح اٹھے تو معلوم ہوا کہ ٹرین پانچ گھنٹہ لیٹ ہے اس لیے تھوڑا آرام کیا، بعدہٗ امام اہل سنت کے جد امجد حضرت علامہ شاہ رضا علی علیہ الرحمہ اور پدر بزرگ وار حضرت علامہ مفتی نقی علی

علیہ الرحمہ کے مزارات پر حاضری دی، وہاں سے فارغ ہوکر روانگی کی تیاری کی، تھوڑی دیر میں حضرت کی گاڑی آگئی، سامان وغیرہ رکھ کر اسٹیشن پہنچ کر ویٹنگ روم میں تھوڑی دیر قیام کیا، چند منٹ بعد گاڑی دو نمبر پلیٹ فارم آئی، گرمی شدت کی تھی ،قدم رکھتے ہی قبلہ نے فرمایا: شملہ میں آگئے، حضرت اپنی سیٹ پر لیٹ گئے تمام اہلِ عقیدت نے پاؤں دبانا شروع کئے۔ راقم نے بھی یہ سعادت حاصل کی۔ چار بجے بیدار ہوکر سب نے ظہر کی نماز ادا کی، حضرت نے دہلی پہنچ کر پلیٹ فارم پر ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ وہاں سے ایما سیڈر گاڑی کرایہ کرکے حضور تاج الشریعہ کے داماد برہان میاں کے گھر گئے، بعد مغرب برہان میاں ہی حضرت اور ہمیں اسٹیشن پہنچانے آئے، عشا کی نماز پڑھ کر سوار ہوئے، صبح فجر کی نماز کے لیے حضرت اور ہم سب بیدار ہوئے حضرت کو فقیر نے وضو کا لوٹا پیش کیا، سب نے گاڑی ٹھہرنے کے بعد فجر کی نماز ادا کی، چند منٹ بعد میرٹھ روڈ آگیا، اہل میرٹھ اور اہلِ باسنی استقبال کرنے کے لیے کھڑے تھے، سب نے حضور تاج الشریعہ کا شان دار استقبال کیا۔ حضرت قاضی خورشید احمد صاحب نے پھول ہار پہنا کر حضور کا استقبال کیا۔ آپ نے مولانا قاضی محمد قاسم صاحب عثمانی رضوی کی تعزیت پیش کی اور سب کو صبر کی تلقین کی، پھر مولانا مرحوم کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے گئے، بعدہٗ جناب رمضان ٹھیکیدار صاحب کے یہاں پر تکلف ناشتہ ہوا۔ اس کے بعد تقریباً ۸ ربجے باسنی کے لیے روانہ ہوئے۔ ۱۰ بجے ہم باسنی پہنچ گئے، جناب الحاج محمد فاروق صاحب رضوی کے گھر پر حضور تاج الشریعہ کا قیام رکھا گیا تھا، تمام علما نے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے ملاقات کرکے بڑی خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ بعد نماز عصر دار العلوم فیضان اشرف باسنی میں دعا کے لیے

تشریف لے گئے، جہاں طلبہ کی ایک بڑی تعداد حضور کے دست مبارک پر داخل سلسلہ ہوئی، بعدہٗ کمہاری احمد شہید مسجد تشریف لے گئے، اہل کمہاری نے حضرت کا شان دار استقبال کیا، سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ ہوئے، بعدہٗ حضرت نے ۱۰ منٹ مسلک اہل سنت کی حقانیت پر پر مغز بیان فرمایا، اور فرمایا: یہ مسلک اہل سنت جسے آج عرف عام مسلک اعلیٰ حضرت کہا جاتا ہے''۔ پھر وہاں سے باسنی تشریف لائے اور جامع مسجد میں مغرب کی نماز کی امامت فرمائی، یہاں بھی کثیر تعداد میں اہلِ عقیدت داخل سلسلہ ہوئے۔

بعد نماز عشاء لانبا چوک باسنی میں جناب الحاج محمد فاروق صاحب رضوی کی طرف سے شان دار جلسہ رکھا گیا، جس میں حضور مفتی اعظم راجستھان نے مختصر مگر جامع خطاب فرمایا، اور حضور تاج الشریعہ کا زبردست تعارف کروایا، بعدہٗ حضور جانشین مفتی اعظم ہند رونق کرسیٔ خطابت ہوئے، تقریباً ایک گھنٹہ بڑے پُر جوش انداز میں مدلل و مفصل اور دل پذیر خطاب فرمایا، مسلک اہل سنت کی حقانیت پر ایک پُر مغز بیان ہوا کہ اہل سنت کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے، بار بار ہر طرف سے نعرے لگ رہے تھے، اس تقریر سے گویا اہلِ باطل میں زلزلہ برپا ہو رہا تھا اور ایک ایک جملہ نجدیت کی سرکوبی کر رہا تھا، آپ نے درمیان میں اعلیٰ حضرت کے اشعار بھی پیش فرمائے، راقم نے ایسا بیان ۱۵ سال میں پہلی بار سنا۔

[مفتی اعظم باسنی کے خطبات اور تبلیغی سفرنامے: ۲/ ۹۷ تا ۹۹، قلمی]

۵/ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۳/ اکتوبر ۲۰۰۲ء امام احمد رضا مسجد باسنی میں دعائیہ تقریب ہوئی جس میں سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ ہوئے، اس وقت حضرت فتح پور سے شیرانی آباد ہوتے ہوئے والد صاحب کی کوششوں سے

تقریباً رات کے ۳ بجے باسنی تشریف لائے تھے، رات کے پچھلے پہر میں بھی کئی ایک دیوانوں نے جامع مسجد باسنی کے سامنے حضرت کا شان دار استقبال کیا۔ حاجی حبیب الرحمٰن کالو والے کے گھر پر قیام فرمایا۔ صبح اُٹھ کر امام احمد رضا مسجد کے پارک میں چہل قدمی بھی فرمائی، حضرت مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب اس وقت حضور تاج الشریعہ کے ہمراہ تھے۔ اُس وقت مولانا موصوف سے راقم کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ حضرت والد صاحب اس سفر کے متعلق لکھتے ہیں:

''شیرانی آباد سے چل کر تین بجے بحمدہٖ تعالیٰ باسنی میں داخل ہوئے، چائے وغیرہ کے بعد قدرے آرام کیا، فجر وقت پر ادا کی، امام احمد رضا مسجد کو ہر طرف سے گھوم پھر کر مشاہدہ فرمایا، تعمیر سے بڑے خوش ہوئے، چائے کے بعد ۱۱ بجے تک آرام کیا، بعدہٗ بیدار ہوکر ناشتہ کیا، اور ۱۲ بجے امام احمد رضا مسجد میں بہت ہی شان دار جلسہ ہوا، پوری مسجد دیوانوں سے بھر گئی تھی، آپ تشریف لائے، کئی سو حضرات کو داخل سلسلہ فرمایا، مسجد کی تعمیر سے متعلق مختصر مگر جامع بیان بھی فرمایا، صلوٰۃ وسلام بھی آپ ہی نے پڑھی، بارش کے لیے دعا فرمائی، قیام گاہ پر آئے، ہر طرف پروانے دیدار کے لیے صف بستہ کھڑے نظر آئے، غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر جامع مسجد میں تشریف لائے، سنت ادا کر کے خطبہ پڑھا، پوری مسجد نمازیوں سے بھر گئی تھی، مکبرین کا انتظام کیا گیا، حضور تاج الشریعہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی گئی، پھر یہاں سے جامعہ فیضان اشفاق ناگور شریف میں دعائیہ تقریب ہوئی، کئی ایک طلبہ داخل سلسلہ ہوئے۔''

[مفتی اعظم باسنی کے خطبات اور تبلیغی سفر نامے: ۲۹۷/۳، قلمی]

۱۰/ربیع الآخر ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۱/اپریل ۲۰۰۹ء کو حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی باسنی آمد ہوئی، جس کی مختصر تفصیل مفتی اعظم باسنی حضرت علامہ مفتی ولی محمد

صاحب قبلہ رضوی، خلیفۂ حضور تاج الشریعہ کے حوالے سے لکھی جاتی ہے۔

''اودے پور سے بذریعہ فلائٹ حضور تاج الشریعہ اور حضرت مفتی شعیب رضا صاحب نعیمی، حضرت مولانا عاشق حسین رضوی، الحاج عبداللطیف رضوی ممبئی والے جودھ پور تشریف لائے، وہاں تھوڑی دیر اپنے ایک مرید کے یہاں قیام فرمایا، تقریباً ۴ بجے جودھ پور سے بائی روڈ باسنی کے لیے روانہ ہوئے، ۶ بجے کے قریب باسنی پہنچے، یہاں حضرت کا شان دار استقبال کیا گیا، آپ کے ساتھ میڑتہ اور جودھ پور کے احباب بھی تھے۔ تمام حضرات کا قیام محترم الحاج محمد سردار اعظم (مرحوم) کے یہاں رکھا گیا تھا، صاحب خانہ نے مہمانوں کے لیے اچھے قیام و طعام کا انتظام کیا تھا، کسی قسم کی کوئی کمی نہیں تھی، اور عوام اہل سنت کے لیے ایک بڑے لنگر کا انتظام صدر بازار میں رکھا گیا تھا جس کی ذمہ داری فقیر نے بزم فضائے نوری کو سونپی تھی جنھوں نے بحسن وخوبی نبھایا۔ بعد نماز عشا صدر بازار جامع مسجد باسنی کے سامنے ''جشن حضور غوث اعظم'' رکھا گیا، پورا اسٹیج قرب وجوار کے علما و ائمہ سے بھرا ہوا تھا، ہزاروں کا مجمع تھا، دور دور تک انسانوں کے سر ہی سر نظر آرہے تھے، ناگور شریف، کمہاری، میڑتہ اور دیگر قرب وجوار کے کئی ایک دیہات و قصبات کے ہزاروں افراد نے شرکت کی، یہ آپ کی خداداد مقبولیت تھی کہ جو بھی نام سنتا دیوانہ وار زیارت کے لیے تڑپ جاتا تھا۔ حضرت مفتی شعیب رضا صاحب نعیمی نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وعظمت کے حوالے سے پُرمغز خطاب فرمایا، تقریباً ا بجے حضور تاج الشریعہ رونق اسٹیج ہوئے، علما وعوام آپ کی زیارت سے شادکام ہوئے، آپ کے تشریف لاتے ہی پورے مجمع پر سناٹا چھا گیا، ہزاروں مرد وخواتین داخلِ سلسلہ ہوئے۔ پھر آپ نے تھوڑی دیر اپنے

نصیحت آمیز خطاب میں فرمایا: سنّی سنّی کا اتحاد ہونا چاہیے، سنّی وہابی کا اتحاد کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہوسکتا ہے۔آج کے دور میں مسلک اعلیٰ حضرت ہی مسلک اہل سنت کی شناخت اور پہچان ہے، بدمذہبوں کی صحبت بڑی نقصان دہ ہے''

حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی باسنی نے فرمایا: آج ہمارے لیے بڑا مبارک دن ہے کہ دنیائے اسلام کے ایک عظیم فقیہ ومحدث، شیخ طریقت، جانشین مفتی اعظم ہند نے کئی سال کے بعد باسنی میں پھراپنے مبارک قدم رکھے ہیں، آپ ایک شمع ہیں جس کے اردگرد پروانے منڈلا رہے ہیں، عالَم اسلام میں آپ برابر سفر کرکے فیض رسانی فرمارہے ہیں، مذہبِ حقہ کی حقانیت، مسلک صادقہ کی صداقت کے آپ ترجمان ونگہبان ہیں، سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حامی، بدعات وخرافات کے آپ قاطع ہیں۔بڑے خوش نصیب ہیں وہ حضرات جوحضرت سے بیعت ہوچکے ہیں اور جوآج شرف بیعت حاصل کریں گے، بیعت کا فائدہ یہ ہے کہ تمام مشائخ کرام سلسلہ سے ایک روحانی تعلق پیدا ہوجاتا ہے، آج کا پروگرام جناب الحاج محمد سردار اعظم ڈیری والے کی طرف سے ان کے بھتیجے حاجی انور کے ایصال ثواب کے لیے منعقد کیا گیا ہے۔

[مفتی اعظم باسنی کے خطبات اور تبلیغی سفرنامے:۳۰۹/۸، قلمی]

حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے یہاں قیام کے دوران ''الفردہ شرح قصیدہ بردہ'' پر بھی کام کیا۔ مجھ (ولی محمد رضوی) سے فرمایا: سنی تبلیغی جماعت اچھی اور پرانی جماعت ہے، اس کا دائرۂ کار پھیلاؤ۔تو راقم نے عرض کی: حضور! راجستھان میں اس کی کئی ایک شاخیں کام کررہی ہیں۔ظہر تک حضرت کا باسنی میں قیام رہا، پھر یہاں سے میڑتہ کے لیے روانہ ہوگئے''۔

۶/رجب المرجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۶،اپریل ۲۰۱۵ء کو حضور تاج

الشریعہ علیہ الرحمہ میڑتہ سے باسنی آخری بار تشریف لائے تھے، آپ کے ہمراہ شہزادۂ گرامی مرتبت حضرت مولانا مفتی عسجد رضا خاں صاحب قادری برکاتی، حضرت مفتی افضال احمد صاحب رضوی، حضرت مولانا عاشق حسین صاحب رضوی، نبیرۂ محترم حسام میاں اور جناب حاجی عبداللطیف رضوی ممبئی والے تھے۔ یہ پروگرام ظہر تا بعد نماز مغرب ہائی سیکنڈری اسکول باسنی کے وسیع وعریض میدان میں رکھا گیا تھا، تیز دھوپ اور گرمی کے باوجود دیوانے اپنے مرشد برحق کے انتظار میں دوپہر ۲ بجے سے مغرب تک بیٹھے رہے، عصر اور مغرب کی نماز بھی وہیں پڑھی گئیں۔ کئی ایک علمائے کرام کے بیانات وخطابات ہوئے۔ حضرت مفتی افضال صاحب رضوی نے پُرمغز بیان کیا، شہزادۂ عالی مرتبت حضرت مولانا عسجد میاں صاحب نے بیعت کے کلمات پڑھائے، سیکڑوں خواتین نے اسپیکروں کے ذریعہ کلماتِ بیعت ادا کیے۔ حضورتاج الشریعہ نے دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے، سنی تبلیغی جماعت اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے لیے دعا فرمائی۔ اس موقع پر والد ماجد خلیفۂ حضورتاج الشریعہ حضرت مفتی ولی صاحب رضوی نے جو بیان کیا، اس میں سے کچھ باتیں لکھی جاتی ہیں:

''آج دنیائے سنیت پر اعلیٰ حضرت کا جو احسان ہے اسے کوئی وفادار ومخلص سنی بُھلا نہیں سکتا، اسی وجہ سے ہر سنی اعلیٰ حضرت کا ہے اور اعلیٰ حضرت ہر سنی کے ہیں، آج بریلی شریف کو جو مرکز اہل سنت کہا جاتا ہے وہ اعلیٰ حضرت کا فنا فی الرسول ہونے کا صدقہ ہے۔ دیگر علمائے کرام وفقہائے اسلام نے جو علمی ودینی وفقہی خدمات انجام دی ہیں، ہم سب کی قدر کرتے ہیں، ان کو دعائے خیر سے یاد کرتے ہیں، اعلیٰ حضرت کی خدمات قیامت تک چمکتی دمکتی رہیں گی۔ آپ نے کنزالایمان

جیسا ایمان افروز، باطل سوز ترجمۂ قرآن اُمت کو عطا فرمایا، یہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے خلوص کا نتیجہ ہے۔ یہ ترجمہ توحید باری تعالیٰ کا سچا ترجمان، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان وعظمت کا نشان ہے، اور ہر سنّی صحیح العقیدہ کے ایمان وعقیدے کا محافظ ونگہبان ہے۔ ''فتاویٰ رضویہ'' تو علم وفضل کا دریا ہے، اعلیٰ حضرت نے ہمیں حجۃ الاسلام، مفتی اعظم ہند، حضور صدر الشریعہ، حضور صدرالافاضل، حضور ملک العلما، حضور محدث اعظم ہند جیسے عظیم قائد ورہنما عطا فرمائے۔ آپ کے تلامذہ وخلفا بھی اعلیٰ ہیں اور آپ کے شہزادے وپوتے بھی بے مثال ہیں۔ اور آج جو ہمارے درمیان آپ کے پرپوتے حضور تاج الشریعہ ہیں وہ بھی بہت عظیم ہیں۔ آج سنہرا موقع ہے، مبارک گھڑی ہے، کہ آج تک جو کسی صحیح السلسلہ شیخ طریقت سے مرید نہیں ہوا ہے وہ آج آپ کے مبارک ہاتھوں میں ہاتھ دے کر سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ میں شامل ہو کر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں میں شامل ہو جائے، اور فیضان حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا دامن بھر لے۔''

[مفتی اعظم باسنی کے خطبات اور تبلیغی سفر نامے: ۱۴/ ۵۴، قلمی]

میڑتہ سیٹی میں آمد:

۱۹۸۴ء یوں تو اس سے پہلے بھی حضور تاج الشریعہ کئی بار میڑتہ تشریف لائے، حضرت قاضی خورشید صاحب اور حضرت قاضی محمد قاسم صاحب کے دور میں ہفتہ ہفتہ قیام فرمایا کرتے تھے، لیکن ہماری معلومات کے مطابق حضور تاج الشریعہ جب جب باسنی آئے تب تب میڑتہ ضرور تشریف لائے ہیں، دونوں علاقوں کا تبلیغی سفر ہمیشہ ساتھ ساتھ ہوتا تھا۔ بلاشبہ یہ قاضی صاحب اور مفتی صاحب کی سچی اور

گہری عقیدت و محبت کا ثبوت ہے۔

۱۹۹۰ء میں حضور تاج الشریعہ کا میڑتہ تشریف لانا ہمارے پاس محفوظ ہے۔ کیوں کہ ۱۹۹۰ میں باسنی تشریف لانا ثابت ہے۔

۱۹۹۲ء میں جب حضور تاج الشریعہ کا دورہ منظور ہوا تو حضرت قاضی محمد قاسم صاحب رضوی عثمانی اور میرے والد ماجد ایک ساتھ بریلی شریف حاضر ہوئے تھے، اور یہ سلسلہ ایک زمانہ تک چلتا رہا، جب قاضی صاحب کا انتقال ہوا تبھی یہ سلسلہ منقطع ہوا، اللہ تعالیٰ نے دونوں حضرات کے دلوں میں بڑی محبت پیدا کی تھی، حضرت قاضی صاحب حضور تاج الشریعہ کے تبلیغی اسفار کے بارے میں صلاح و مشورہ کے لیے کئی بار باسنی بھی تشریف لائے اور ہمارے والد صاحب بھی کئی ایک بار میڑتہ تشریف لے گئے، صرف حضرت کے تبلیغی اسفار کے متعلق تاریخ وغیرہ طے کرنے کے سلسلے میں، قاضی صاحب کے بعد جناب عبد الوکیل صاحب رضوی نے بھی یہ سلسلہ قائم و باقی رکھا جو حضور تاج الشریعہ کے مرید و خلیفہ اور قاضی صاحب کے خاص خادم تھے۔

۱۹/ربیع النور ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۶ کو حضور تاج الشریعہ باسنی سے میڑتہ تشریف لائے۔ یہاں عشاء کی نماز کے بعد حضرت قاضی محمد قاسم صاحب عثمانی رضوی کی سرپرستی میں شان دار پروگرام منعقد ہوا، سیکڑوں حضرات سلسلہ میں داخل ہوئے۔

۲/ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ مطابق ۶، جولائی ۲۰۰۰ کو حضور تاج الشریعہ کا میڑتہ میں شان دار پروگرام ہوا، جس میں حضور مفتی اعظم راجستھان صاحب قبلہ نعیمی اجملی (علیہ الرحمہ)، حضرت مولانا مفتی ولی محمد رضوی باسنی، حضرت مولانا شہاب الدین رضوی، حضرت قاری عبد الوحید صاحب قادری، مولانا محمد حنیف صاحب

شیرانی، حضرت قاری صغیر احمد صاحب رضوی جوکھنپوری، حضرت صوفی امتیاز صاحب رضوی فتح پوری موجود تھے۔ عصر سے عشا تک حضور تاج الشریعہ اہلِ عقیدت کے گھروں میں دعا کے لیے مصروف رہے، بعد نماز عشا جامع مسجد میڑتہ میں حضرت قاضی محمد قاسم کے بارے میں آپ نے ۱۵ منٹ تک بیان فرمایا، سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ ہوئے۔

۵/رجب المرجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۳/اکتوبر ۲۰۰۲ء کو باسنی سے حضور تاج الشریعہ جمعہ کی نماز کے بعد میڑتہ تشریف لائے۔ حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی لکھتے ہیں: ۵ بجے میڑتہ میں داخل ہوئے، راہ میں مفید گفت وشنید ہوتی رہی، نماز عصر ادا کی، مشتاقین کی بھیڑ لگی ہوئی تھی، عشا کی نماز کے بعد شان دار پروگرام ہوا، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے چند منٹ بیان بھی فرمایا، اہل سنت کے مذہب پر جمے رہنے کی تاکید فرمائی، کثیر افراد داخل سلسلہ ہوئے، پھر حضرت ۱۱ بجے وہاں سے بریلی شریف کے لیے روانہ ہوگئے، کرم بالائے کرم بریلی شریف پہنچنے کے بعد فون سے اطلاع دی اور خوشی کا اظہار فرمایا۔"

[مفتی اعظم باسنی کے خطبات اور تبلیغی سفر نامے: ۲۹۸/۳، قلمی]

۱۱/اپریل ۲۰۰۹ بروز سنیچر کو میڑتہ میں آپ کا شان دار پروگرام ہوا۔ جس میں آپ کے ہمراہ حضرت مفتی شعیب رضا صاحب نعیمی، مولانا عاشق حسین رضوی، حاجی عبداللطیف رضوی، ممبئی والے، تشریف لائے، قرب وجوار کے ہزاروں عوام اہل سنت نے شرکت فرمائی اور زیارت سے مشرف ہوئے، اور بے شمار حضرات سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ میں داخل ہوئے۔ مولانا حفیظ الرحمٰن بھیلواڑہ، مولانا فیاض احمد صاحب رضوی جودھ پور نے اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت پر شان دار خطابات کیے، اور حضور تاج الشریعہ کا زبردست تعارف

کروایا۔تقریباً ۲۰ منٹ تک حضور تاج الشریعہ نے شان دار بیان فرمایا اور کچھ تحریری کام بھی فرمایا۔

۶ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۶/اپریل ۲۰۱۵ء کو حضور تاج الشریعہ اجمیر شریف سے میڑتہ تشریف لائے ،رات میں شان دار پروگرام ہوا، شام تک حضرت کا قیام رہا، پھر وہاں سے مغرب سے کچھ پہلے باسنی تشریف لائے۔ میڑتہ اور باسنی کا حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا یہ آخری تبلیغی دورہ تھا اس کے بعد حضرت نے دورہ نہیں فرمایا۔

مکرانہ آمد:

۴ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۲ء فتح پور، سجان گڈھ، لاڈنوں ہوتے ہوئے رات کو ۹ بجے مکرانہ پہنچے،حاجی حیات صاحب رضوی ایک بڑے مجمع کے ساتھ حضرت کے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔ ہار پھول پہنا کر حضرت کا استقبال کیا گیا، پھر حاجی حیات صاحب کی فیکٹری میں داخل ہوئے۔ ۱ بجے کے قریب حضور تاج الشریعہ رونق اسٹیج ہوئے۔ اس پانچ روزہ سفر میں مولانا محمد شہاب الدین رضوی حضرت کے ساتھ تھے۔ پورا اسٹیج علما و ائمہ سے بھرا ہوا تھا،سیکڑوں حضرات کو داخل سلسلہ فرمایا، اور تھوڑی دیر نصیحت بھی فرمائی،سنیت پر سختی کے ساتھ قائم رہنے اور آپس میں اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنے کی تاکید فرمائی۔ ظہر تک مکرانہ میں قیام رہا، بعد ظہر مکرانہ سے شیرانی آباد کے لیے روانہ ہوئے۔'' [مفتی اعظم باسنی کے خطبات اور تبلیغی سفر نامے: ۳/۲۹۷، قلمی]

خیال رہے کہ اسی سفر میں ''جامعہ ہاشمیہ اہلِ سنت'' سجان گڈھ میں حضور تاج الشریعہ کا شان دار استقبال ہوا اور کئی حضرات داخلِ سلسلہ بھی ہوئے۔

حضرت مولانا سید ظہور علی صاحب اشرفی وغیرہ اس وقت وہاں موجود تھے۔اسی طرح ''مدرسہ اسلامیہ'' لاڈنوں میں بھی مولانا قاضی سید ایوب صاحب ومولانا احمد قادری صاحبان نے حضرت کا شان دار استقبال کیا، حضرت نے نمازِ عصر بھی ادا فرمائی اور کئی ایک مرد وخواتین کو داخل سلسلہ فرمایا، پھر وہاں سے ڈیڈوانہ پہنچے، مغرب کی نماز کھلی جگہ میں حضور تاج الشریعہ کی اقتدا میں ادا کی گئی۔

۱۲/اپریل ۲۰۰۹ء بروز اتوار بعد نماز عشا مکرانہ ضلع ناگور شریف میں آمد ہوئی۔ ہزاروں کی تعداد میں سامعین واہل عقیدت نے شرکت فرمائی، اور آپ کے سلسلے میں داخل ہوئے، حضرت تاج الشریعہ کا مختصر مگر جامع خطاب ہوا۔

جے پور آمد:

یوں حضور تاج الشریعہ کی جے پور کئی بار آمد ہوئی ہے، لیکن مجھے صرف دو مرتبہ تشریف لانے کی تفصیل ملی ہے۔ایک مرتبہ ۱۹۹۵ میں، جس میں آپ نے بیان بھی فرمایا تھا۔ یہ پروگرام ''گھاٹ گیٹ نواب کے چوراہے'' پر ہوا تھا۔ مدعو کرنے والوں میں نذیر بھائی کنویں والے، اور حضرت سید بختیار صاحب کا نام سرفہرست تھا، سیکڑوں حضرات اس وقت حضور تاج الشریعہ سے بیعت بھی ہوئے تھے۔ [بروایت: حضرت سید رفیق صاحب، جے پور]

۱۹/اپریل ۲۰۱۴ء میں دوسری بار حضور تاج الشریعہ جے پور تشریف لائے تھے۔اُس پروگرام میں راقم خود موجود تھا، باسنی سے ایک بس اور کئی ایک گاڑیاں گئی تھیں، ہزاروں کی تعداد میں دیوانے جمع تھے، یہ پروگرام ''کربلا میدان جے پور'' میں ہوا تھا، یہ پروگرام بھی حضرت سید بختیار صاحب کی کوششوں سے طے ہو پایا تھا، اسٹیج پورا کا پورا علما وائمہ سے بھرا ہوا تھا، اسٹیج پر جانے کے لیے ٹوکن کارڈ

سسٹم کیا ہوا تھا، یعنی جس کے پاس وہ کارڈ ہوتا اسے ہی اسٹیج پر جانے دیا جاتا تھا۔ جس وقت حضور تاج الشریعہ کی آمد ہوئی تو پورا مجمع بے قابو ہو گیا اور سارا کا سارا مجمع بار بار کھڑا ہو رہا تھا، جب بھی کوئی گاڑی آتی نظر پڑتی تو پورا مجمع کھڑا ہو جاتا تھا۔ اس پروگرام میں حضرت سید غیاث الدین صاحب، حضرت مفتی عسجد رضا صاحب قبلہ، وغیرہم رونق اسٹیج تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ داخل سلسلہ ہوئے تھے۔

اودے پور آمد:

۱۹۸۲ء میں حضور تاج الشریعہ کی پہلی بار ''انجمن چوک'' اودے پور میں آمد ہوئی۔

دوسری بار: ۱۹۸۸۔ میں آمد ہوئی، شان دار استقبال ہوا، سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ ہوئے۔

تیسری بار: ۱۹۹۱، محمد خلیل بھائی ازہری کی دعوت پر حضور تاج الشریعہ اودے پور تشریف لائے، اس وقت خادم کی حیثیت سے حضرت مولانا جمیل رضوی آپ کے ساتھ تھے۔

چوتھی بار: سراہنا ضلع اودے پور، ۸، مئی ۱۹۹۲، ذوالفقار بھائی کی دعوت پر، ایئرپورٹ سے استقبال ہوا تھا۔ سیکڑوں کی تعداد میں مرید ہوئے تھے۔

پانچویں بار: ۱۶/ اکتوبر ۱۹۹۴ء ''ہاتھی پول چوراہے''، پر پروگرام ہوا، ہزاروں کا مجمع تھا، اسی وقت آپ نے حضرت سید کمال شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کا بلند دروازہ ''بابِ رحمت'' کا افتتاح بھی فرمایا تھا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب ساتھ میں تھے۔

چھٹی بار: ، جون ۱۹۹۶، ۱۴۱۹ھ سلومبر تحصیل میں مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس وقت پالی سے اودے پور تشریف لائے تھے، آپ کے ہمراہ حضرت مولانا

شہاب الدین صاحب رضوی تھے۔ اس وقت آپ سے یہ کرامت بھی ظاہر ہوئی کہ ایک بچے کی آنکھوں میں روشنی آنے کے متعلق ڈاکٹر لا جواب ہو چکے تھے اور انہوں نے کہہ دیا کہ اس بچہ کی آنکھوں میں روشنی نہیں آسکتی، کیوں کہ اس کی آنکھ کی پتلی ٹھہرتی ہی نہیں ہے۔ جب حضور تاج الشریعہ کے پاس اس بچے کو دعا کے لیے لے جایا گیا تو آپ نے کچھ پڑھ کر دَم فرمایا، اور فرمایا: ڈاکٹر جھوٹے ہیں، یہ بچہ دنیا دیکھے گا۔ الحمدللہ! حضور کی دعا سے اس کی آنکھوں میں روشنی لوٹ آئی اور اب وہ بچہ پورے طور پر دیکھ رہا ہے اور حافظ قرآن بن گیا ہے۔

ساتویں بار: ۱۴/جون ۲۰۰۸ء بروز جمعرات، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا ''ہاتھی پول'' پر شان دار پروگرام ہوا، جس میں آپ نے ۲۵/منٹ خطاب فرمایا اور ہزاروں افراد داخلِ سلسلہ بھی ہوئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ آپ کے داماد نازشِ ملت، حضرت مولانا مفتی شعیب رضا نعیمی صاحب تھے۔

آٹھویں بار: ۱۰/اپریل ۲۰۱۶ء، ''ایم، جی کالج'' میں پروگرام ہوا۔ ائیر پورٹ سے شان دار استقبال کیا گیا، تقریباً سات سو گاڑیاں حضرت کے استقبال کے لیے ائیر پورٹ گئی تھیں، اس وقت حضرت مولانا عسجد رضا خاں صاحب قبلہ آپ کے ساتھ میں تھے۔

[بروایت: حضرت مولانا شاکر القادری فیضی رضوی، خطیب امام دھولی باوڑی مسجد، اودے پور]

جودھ پور آمد:

جودھ پور حضور تاج الشریعہ ۳/ بار تشریف لائے۔ ۱۹۸۶ء میں حضور تاج الشریعہ پہلی بار حضور مفتی اعظم راجستھان علیہ الرحمہ کی دعوت پر جودھ پور تشریف لائے، منڈور سے لے کر جودھ پور شہر تک جلوس کی شکل میں شان دار استقبال ہوا،

گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں، شہر کے لوگ چھتوں پر کھڑے ہو کر اس جلوس کا نظارہ کر رہے تھے، پورا شہر اس مقدس جلوس کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوا۔ ہزاروں حضرات داخل سلسلہ ہوئے، جودھ پور کی مذہبی تاریخ میں ایسا شان دار استقبال کسی کا نہیں ہوا، بزرگ، جوان، بچے سب کے سب حضور تاج الشریعہ کے احترام واستقبال میں گھروں سے نکل پڑے تھے۔

۹/اپریل ۲۰۰۹ء اودے پور سے باسنی آتے وقت آپ نے حاجی رمضان علی قادری کے گھر پر تھوڑی دیر قیام فرمایا، نماز ادا فرمائی، وہاں حضور مفتی اعظم راجستھان علیہ الرحمہ سے ملاقات بھی رہی اور بے شمار حضرات کو داخل سلسلہ بھی فرمایا۔

پالی، راجستھان میں آمد:

حضور تاج الشریعہ کی ۳ بار پالی آمد ہوئی۔

دوسری بار جون ۱۹۹۶، ۱۹، ۱۴۱۴ھ میں آمد ہوئی تھی جس میں ہزاروں کا مجمع تھا، ''جنگی میدان'' میں پروگرام ہوا تھا۔ پالی کی تاریخ میں کسی دینی پروگرام میں اتنا بڑا مجمع کبھی بھی اکٹھا نہیں ہوا، ہزاروں حضرات داخلِ سلسلہ رضویہ ہوئے اس وقت آپ کے ساتھ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب تھے۔

[بروایت: حاجی غلام یسین صاحب پالی]

تیسری بار: ۲۰۰۲، میں حضور تاج الشریعہ کی ''ذاکر چوک'' پالی میں آمد ہوئی، آپ کے داماد حضرت مفتی شعیب رضا نعیمی صاحب اُس وقت حضرت کے ہمراہ تھے۔ شان دار پروگرام ہوا، سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ بھی ہوئے۔

[بروایت: صدیق بھائی رضوی، پالی]

شیرانی آباد آمد:

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی شیرانی آباد ۳/بار آمد ہوئی۔

۱۹۹۰ء میں حضور تاج الشریعہ پہلی بار باسنی سے شیرانی آباد تشریف لائے، چھوٹی کھاٹو سے شیرانی آباد تک جلوس کی شکل میں آپ کا شان دار استقبال کیا گیا، ایک رات قیام فرمایا، سیکڑوں حضرات کو داخلِ سلسلہ فرمایا، مدرسہ کا معائنہ بھی فرمایا۔ [بروایت: حضرت مولانا محمد حنیف صاحب رضوی شیرانی]

۴/رجب المرجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۲، اکتوبر ۲۰۰۲ کو مکرانہ سے چل کر رات ۸ بجے شیرانی آباد پہنچے، مغرب کی نماز ادا کی گئی، قدرے آرام کرنے کے بعد حضور تاج الشریعہ تقریباً ا بجے رونق اسٹیج ہوئے، کئی حضرات داخل سلسلہ ہوئے، ۳۰ منٹ تک بہت شان دار بیان فرمایا؛ محبین علما کا نام لے کر حوصلہ افزائی فرمائی۔" [مفتی اعظم باسنی کے خطبات اور تبلیغی سفر نامے: ۳/ ۲۹۷، قلمی]

۱۲/اپریل ۲۰۰۹ کو جب آپ میڑتہ سیٹی سے مکرانہ کے لیے روانہ ہوئے تو تھوڑی دیر کے لیے آپ نے شیرانی آباد کے مدرسہ میں قیام فرمایا؛ جہاں سیکڑوں اہل عقیدت نے آپ کا شان دار استقبال کیا اور کئی سو حضرات داخل سلسلہ بھی ہوئے۔ [۲۰۰۹ کا یہ مکمل تبلیغی واصلاحی دورہ والد ماجد حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب رضوی مدظلہ کی کوششوں سے ہوا تھا]

فتح پور آمد:

حضور تاج الشریعہ کی فتح پور ر ۳ بار آمد ہوئی ہے۔

۱۹۹۲ء میں حضور تاج الشریعہ فتح پور تشریف لائے اور دار العلوم سلطان الہند کا سنگ بنیاد رکھا۔ شان دار پروگرام ہوا، قرب وجوار کے سیکڑوں حضرات آپ کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

[بروایت: مولانا فیضان رضا بن حضرت مولانا صوفی امتیاز صاحب]

۳؍رجب المرجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۱، اکتوبر ۲۰۰۲ کو حضور تاج الشریعہ اور مولانا شہاب الدین، حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی وغیرہم بریلی شریف سے ٹرین کے ذریعہ جے پور آئے اور وہاں سے بذریعہ کار ۹؍بجے فتح پور کے لیے روانہ ہوئے اور رات کے ۱۲ بجے فتح پور ر پہنچے، قیام گاہ پہنچ کر نماز ادا کی۔ محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ قادری مدظلہ سے ملاقات ہوئی، تقریباً ۱؍بجے رونق اسٹیج ہوئے۔ پورا اسٹیج علما سے بھرا ہوا تھا، مولانا غلام محی الدین سبحانی کا خطاب ہو رہا تھا، سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ ہوئے، حضور تاج الشریعہ نے اہلِ سنت پر جمے رہنے اور صلح کلیت سے دور رہنے کی تاکید فرمائی، اور راقم وغیرہ کے نام لے کر بتایا: کہ ان (حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی باسنی) سے رابطہ رکھا جائے، مولانا امتیاز صاحب نے کہا: حضرت کی آمد حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی کی وجہ سے ہوئی ہے۔"

[مفتی اعظم باسنی کے خطبات اور تبلیغی سفر نامے: ۳؍۲۹۷، قلمی]

۹، شوال المکرم ۱۴۲۷ھ کو حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ فتح پور ر میں ایک شادی کے اندر نکاح خوانی کی مجلس میں تشریف لائے تھے۔ حضرت کے ایک مرید کے صاحبزادے کی شادی تھی، جب کہ لڑکا کسی دوسرے کا مرید تھا، لیکن ان کے والد صاحب کی خواہش تھی کہ میرے لڑکے کا نکاح حضور تاج الشریعہ ہی پڑھائیں گے جس کی خاطر اس نے ایک دن شادی کا پروگرام کینسل بھی کر دیا تھا۔ اس وقت حضور تاج الشریعہ کے ساتھ آپ کے داماد نازش ملت حضرت مفتی شعیب رضا نعیمی (علیہ الرحمہ) تھے۔ اسٹیج پر حضرت صوفی امتیاز صاحب رضوی، فتح پور ر، حضرت مولانا محمد حنیف صاحب رضوی شیرانی، محترم الحاج محمد سعید نوری صاحب، ممبئی،

والد ماجد حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی، باسنی، حضرت مولانا عبدالواحد صاحب اشرفی، قاضی فتح پور، حضرت مولانا امام مظہر علی صاحب، فتح پور، حضرت سید بختیار احمد صاحب رضوی، جے پور وغیرہم موجود تھے۔

چوروآمد:

حضورتاج الشریعہ چورو بھی تشریف لائے ، چورو میں حضورتاج الشریعہ جناب نواب رضوی صاحب کی دعوت پر تشریف لایا کرتے تھے، زیادہ تفصیل تو معلوم نہ ہوسکی، صرف ۱۹۹۶ میں حضورتاج الشریعہ کا چورو تشریف لانا معلوم ہوسکا ہے، ممکن ہے کہ اس سے پہلے یا بعد بھی آنا ہوا ہوگا، ''مفتی اعظم باسنی کے خطبات اور تبلیغی سفر نامے'' جلد سوم کے مطالعہ سے حضورتاج الشریعہ کا ۲۰۰۲ میں بھی چورو آنا معلوم ہوتا ہے۔

ناگورشریف آمد:

۲۰۱۱ء میں جامعہ فیضان اشفاق جاجولائی ''غوث الوریٰ کانفرنس'' میں تقریباً رات کے ۳ بجے حضرت کی آمد ہوئی۔ دیوانوں کے ایک جم غفیر نے حضور تاج الشریعہ کا شان دار استقبال کیا۔ صبح ۱۱ بجے تک حضرت کا قیام رہا، کئی حضرات کو داخلِ سلسلہ فرمایا، پھر یہاں سے جودھپور ہوتے ہوئے بریلی شریف تشریف لے گئے، جودھ پور تک والد ماجد حضرت مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی بھی ساتھ گئے تھے۔ راقم نے مصافحہ ودست بوسی کی سعادت حاصل کی تھی۔

بیکانیرآمد:

۱۹۸۳ء میں حضورتاج الشریعہ بیکانیر تشریف لائے۔ محلہ قصابان میں پروگرام ہوا۔ حضرت مولانا غلام احمد فریدی صاحب کو خلافت عطا فرمائی، ہزاروں

افراد داخل سلسلہ ہوئے، اس وقت حضور تاج الشریعہ کے ہمراہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب تھے۔

[بروایت: حافظ سراج الدین صاحب نوری، گھڑسانہ]

دوسری بار ۱۹۸۸ میں بیکانیر میں تشریف لائے، شیتلا گیٹ کے پاس پروگرام ہوا تھا، سیکڑوں حضرات مرید ہوئے تھے۔ اُس وقت حضرت نے ایک مسجد کا سنگِ بنیاد بھی رکھا تھا۔ [بروایت: حافظ سراج الدین صاحب نوری، گھڑسانہ]

گھڑسانہ ضلع بیکانیر آمد:

حضور تاج الشریعہ ۱۹۸۳ میں پہلی بار گھڑسانہ ضلع بیکانیر تشریف لائے، حافظ سراج الدین صاحب نوری، جو حضور مفتی اعظم ہند کے مرید ہیں ان کے یہاں پورے دن قیام فرمایا، سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ ہوئے، پھر یہاں سے کھاجو والا ہوتے ہوئے بیکانیر تشریف لائے، اور یہاں شان دار پروگرام ہوا۔ کھاجو والا میں اِس وقت جو دار العلوم نوریہ رضویہ ہے اس زمین پر حاجی لعل محمد صاحب کے کہنے سے حضرت نے دعا فرمائی، حضرت کی دعا کی برکت سے یہ ادارہ بہت جلد تعمیر ہو گیا۔ اس وقت حضرت کے ساتھ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب تھے اور حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی، حضرت مولانا محمد حنیف صاحب رضوی شیرانی بھی ہمراہ تھے۔

[بروایت: حافظ سراج الدین صاحب نوری، گھڑسانہ]

دوسری بار ۱۹۸۸ میں ''مدرسہ جمالیہ رضویہ'' کے پروگرام میں تشریف لائے۔ یہاں ہزاروں حضرات آپ سے بیعت ہوئے۔ اور آپ نے حافظ سراج الدین صاحب کے گھر پر قیام فرمایا۔ دوسری بار بیکانیر سے گھڑسانہ آتے ہوئے

شان دار استقبال ہوا، سیکڑوں گاڑیاں، جیپیں، موٹرسائیکلیں اس جلوس میں شامل تھیں جسے دیکھ کر شہر کے لوگ حیران رہ گئے تھے۔

[بروایت: حافظ سراج الدین صاحب نوری، گھڑسانہ]

ہرسور ضلع ناگور شریف:

والد صاحب کی کوششوں سے حضورتاج الشریعہ اس گاؤں میں بھی ۲ مرتبہ تشریف لائے، یہاں حضرت کے سیکڑوں مریدین ومعتقدین ہیں۔

گووندگڑھ ضلع اجمیر شریف:

اس گاؤں میں ۲/مرتبہ حضورتاج الشریعہ تشریف لائے۔پہلی بار ۱۹۷۷ء میں،شان دار پروگرام ہوا، بیان سے پہلے حضرت کو معلوم ہوا کہ آپس میں نا اتفاقی ہے تو حضرت نے فرمایا: پہلے تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو معاف کر کے صلح و صفائی کرو، پھر میں بیان کروں گا، الحمدللہ! حضرت کی اس بات کا بڑا اثر پڑا، دیکھتے ہی دیکھتے برسوں سے ناراض تمام لوگ آپس میں گلے ملنے لگے اور ایک دوسرے کو معاف کردیا۔ اسی وقت پورا گاؤں حضرت کا مرید ہوگیا۔اس وقت حضورتاج الشریعہ بذریعہ ٹرین بریلی شریف سے اجمیر شریف ہوتے ہوئے گووندگڑھ رکشہ پر سوار ہو کر تشریف لائے تھے۔

[بروایت: کمپاؤنڈر حاجی غلام محمد رضوی، گووندگڑھ، ضلع اجمیر شریف]

دوسری مرتبہ میڑتہ سے گووندگڑھ بذریعہ لوڈ گاڑی کے تشریف لائے تھے، یہاں آپ نے شان دار نعتیں پڑھیں اور بدمذہبوں کے خلاف زبردست بیان فرمایا تھا، سیکڑوں حضرات آپ کے سلسلہ میں داخل بھی ہوئے تھے۔

[بروایت: کمپاؤنڈر حاجی غلام محمد رضوی، گووندگڑھ، ضلع اجمیر شریف]

بھیلواڑہ:

حضور تاج الشریعہ بھیلواڑہ 1980 کے بعد سے 2000 تک تین بار تشریف لائے، اس سے پہلے بھی دو بار آپ کی تشریف آوری ہوئی ہے، ایک مرتبہ تو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ یہاں حاجی احمد بھائی چیئرمین صاحب بھوپال گنج محلہ اور حاجی امین حبیبی کے گھر پر قیام ہوتا تھا۔

1988 میں اودے پور جاتے ہوئے یہاں بھیلواڑہ کی جامع مسجد میں جمعہ پڑھایا اور مختصر بیان بھی فرمایا، کئی حضرات داخل سلسلہ بھی ہوئے، اس کے بعد چتوڑ گڑھ ہوتے ہوئے اودے پور تشریف لے گئے تھے۔

(بروایت حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب رضوی بھیلواڑہ)

بانسواڑہ:

بانسواڑہ میں حضور تاج الشریعہ 1978 میں تشریف لائے، شان دار استقبال ہوا، قادری مسجد میں پروگرام رکھا گیا، آپ نے حاجی آزاد صاحب کے گھر پر قیام فرمایا، اس وقت آزاد صاحب اور دیگر چند حضرات داخلِ سلسلہ بھی ہوئے تھے۔

اس کے بعد جب بھی اودے پور یا چتوڑ حضور تاج الشریعہ تشریف لاتے تو یہاں کے حضرات وہاں جا کر حضرت سے سلسلۂ رضویہ میں بیعت ہوتے تھے۔

چتوڑ گڑھ:

چتوڑ گڑھ میں حضور تاج الشریعہ دو بار تشریف لائے، پہلی بار جب آپ جامع ازہر مصر سے فارغ ہو کر آئے، تو حضور حجۃ الاسلام کے مرید جناب حاجی محمد شفیع صاحب حامدی کی درخواست و دعوت پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے

آپ کو چتوڑ گڑھ میں دعوت وتبلیغ کے لیے بھیجا، آپ نے حامدی صاحب کے مکان پر قیام فرمایا حالانکہ اس وقت مکان بھی کچی اینٹوں اور کیلو کا بنا ہوا تھا، اور اوپر مسجد میں آپ نے شان دار بیان بھی فرمایا۔

اور دوسری مرتبہ ''مدرسہ اسلامیہ حامدیہ'' جو حضور حجۃ الاسلام نے قائم فرمایا تھا اس کے سالانہ اجلاس میں تشریف لائے اور آپ نے وہاں کے طلبہ کا امتحان بھی لیا، جلسہ میں شان دار بیان فرمایا، کثیر تعداد میں عوام داخل سلسلہ بھی ہوئے، جناب ماسٹر عبدالعزیز صاحب اور حاجی محمد شفیع حامدی صاحب شب وروز آپ کی خدمت میں حاضر رہے۔ (بروایت حضرت مولانا صدیق نوری صاحب، چتوڑ گڑھ)



